یہ کہ جس بات پر جس طرح متن میں زور دیا گیا ہو، منظوم ترجمے میں بھی وہی زور باقی رہے۔

دوسرا مسئلہ شاعری کی لطافت کا ہے کہ اس کا کیا بنتا ہے۔ ہر کلامِ "موزوں" شاعری نہیں ہے اس میں تخیل کی آمیزش سے ایک خاص لطافت پیدا کی جاتی ہے۔ ترجمۂ حدیث میں اس کا موقع نہیں۔ لہٰذا فی نفسہٖ حدیث کی عبارت تو ہزار درجہ زیادہ لطیف ہوتی ہے لیکن شاعر کی کاوش اس سے ورے ہی ورے رہ جاتی ہے۔

اس سلسلے میں کچھ نوٹ میں نے لکھے۔ مگر پھر خیال آیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فدائی اپنے جذبۂ دل کے تقاضے سے حضورؐ کے کلام کو اُردو شعر کا جامہ پہنا رہا ہے تو اب ایسے کام میں فنی جھمیلوں کو لے کر بیٹھ جانا اچھا نہیں لگتا۔

خدا کرے کہ اعجاز رحمانی کی نیتِ نیک کے ساتھ اس کا کام بارگاہ الٰہی میں قبول ہو اور جو کمزوریاں رہ گئی ہوں، خدا انہیں معاف کرے۔

آیاتِ اَدب | از جعفر بلوچ ۔ ناشر: مکتبہ عالیہ اُردو بازار، لاہور۔ قیمت: [illegible] روپے

جعفر بلوچ کی ذہانت کے پودے پر ایک سے زیادہ فنی پھول کھل چکے۔ اس نے اپنا کلام بھی [illegible] آیا اور دوسروں کے کلام کو بھی اس نے پیش کیا۔ مجھے اُمید ہوتی ہے کہ [illegible] و تدریس اس نوجوان سے علم و فن کے دائرے میں کوئی بڑا کام لینا چاہتے ہیں۔

یوں تو یہ آیاتِ اَدب بھی ایک بڑا کام ہے۔ اس کتاب میں شعرائے لیہ و مظفر گڑھ کا تذکرہ ہے اس کی بنیاد علاقائیت کے جذبے پر نہیں۔ بلکہ جعفر بلوچ نے محسوس کیا کہ بہت سی علمی و ادبی شخصیتیں اپنے کمالات کے باوجود محض اس لیے نگاہوں سے اوجھل رہ جاتی ہیں کہ وہ دُور افتادہ دیہاتی علاقوں میں پیدا ہونے کی وجہ سے ذرائعِ ابلاغ کی محفلوں میں جگہ نہیں پا سکتیں۔ جعفر صاحب کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ بڑے بڑے شہروں میں رہ کر علم و ادب کی خدمت کرنے والے بعض لوگ بھی محض اس لیے گمنامی کی زندگی گزارتے ہیں کہ ذرائعِ ابلاغ کے چودھریوں کی انا کو وہ مناسب غذائے خوشامد مہیا نہیں کر سکتے۔